



کسان ایکشن کمیٹی ہریانہ بالا پشاور

ہریانہ بالا، پشاور کے کسانوں کی زمین سے بے دخلی نامنظور!

18 ستمبر، 2019

پریس ریلیز

کسان ایکشن کمیٹی ہریانہ بالا نے کسانوں کی ان کی زرعی زمینوں سے بے دخلی کے خلاف پشاور پریس کلب پر ایک احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرے میں کسانوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے تقریباً 80 سال پہلے اس بخیر زمین کو اپنی محنت سے آباد کیا۔ لیکن اب ناردن بائی پاس سڑک کی تعمیر کے لیے اس زمین پر آباد سینکڑوں کسانوں سے ان کی زرخیز زرعی زمین اور گھر بلا معاوضہ چھینے جا رہے ہیں جن کے پاس نہ تبادل روزگار ہے اور نہ ہی گھر۔ کسانوں کا کہنا تھا کہ یہ گھر بھی انہوں نے اپنی محنت اور کمائی سے تعمیر کیے ہیں۔ اس منصوبے سے متاثر ہونے والے دیہی علاقوں میں گڑھی بجاز، چولی بالا، چولی پایان، مترا، گڑھی ولی محمد و دیگر شامل ہیں جہاں کسانوں کو ان کے گھر اور زرعی زمینوں سے زبردستی بے دخل کیا جا رہا ہے۔ زمین اور رہائش گاہوں کی تباہی پر حکومت کی طرف سے دیے گئے معاوضے پر بڑے بڑے جاگیرداروں اور سیاسی اشرافیہ نے قبضہ کر کے کسانوں کو بے روزگاری اور غربت کی پچکی میں پسند پر مجبور کر دیا ہے۔

کسانوں کا کہنا تھا کہ ”ہم کسان اس مسئلہ کے حل کے لیے بہت سے متعلقہ سرکاری دفاتر اور حکام کے پاس گئے لیکن کسی ادارے نے مدد نہیں کی۔“ اطلاعات کے مطابق یہ شاملاً تی زمین ہے جسے کسانوں کے آباء اجداد نے آباد کیا جبکہ کچھ زمین علاقے کے جاگیردار شیر عالم خان کی ہے۔ کسانوں کی زمین اور ان کے گھروں کا معاوضہ بھی جاگیردار شیر عالم خان وصول کر رہا ہے جس پر کسانوں کا حق ہے۔ شیر عالم خان کو مقامی رکن قومی اسمبلی نور عالم خان کی پشت پناہی حاصل ہے جس کی وجہ سے کسانوں کی آواز سننے والا کوئی نہیں ہے۔ مزید یہ کہ کسانوں کو حراسان کرنے کے لیے جھوٹی ایف آئی آر درج کر کے پولیس کے ذریعے تنگ کرنے اور کسانوں کی گرفتاری کا عمل جاری ہے۔

دنیا کے دیگر تیسری دنیا کے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی بڑے تعمیراتی منصوبوں مثلاً ڈیم، موڑے وین، ہائی وین اور خصوصی اقتصادی زون کی تعمیر کے لیے عوام خصوصاً کسانوں کی زمین پر قبضہ ایک عام روایت بن گئی ہے۔ خیال رہے کہ یہ منصوبہ صرف افغانستان سے آزاد تجارت بڑھانے کے لیے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس منصوبے کو خیر پاس اقتصادی راہداری سے جوڑا جائے گا، جس کے لیے رقم عالمی بینک کی جانب سے جون، 2018 میں منظور کی گئی۔ ان ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی کے وقت اس کے مقامی آبادیوں کے روزگار، ماحولیات اور طرز زندگی پر پڑنے والے اثرات کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو دہائیوں سے آباد کسان آبادیوں کے غذائی تحفظ کے خاتمے اور ان میں بھوک و غربت میں مزید اضافے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

کسان ایکشن کمیٹی ہریانہ بالا حکومت اور متعلقہ اداروں اور حکام سے مطالیہ کرتی ہے کہ:

- گرفتار شدگان کی فوری رہائی اور ان پر جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں۔

- سڑک کی تعمیر کے لیے گرائے جانے والے گھروں کے لیے تبادل زمین اور ان کی تعمیر کے لیے رقم برہ راست کسانوں کو ادا کی جائے۔

- کسانوں کو کھیتی باڑی کے لیے تبادل زرعی زمین دی جائے۔

- ملک بھر میں ترقیاتی منصوبے اور خصوصی اقتصادی زونز کی تعمیر کے لیے زمینی قبضے کا عمل بند کیا جائے۔

- ملک بھر میں زمین کسانوں میں منصفانہ اور مساویانہ بنا دوں پر تقسیم کی جائے تاکہ جاگیرداری نظام کا خاتمه یقینی ہو۔

منجانب: کسان ایکشن کمیٹی ہریانہ بالا پشاور، پاکستان کسان مزدور تحریک: 0313-5576565، 0313-9001606